قمر الحسنین قمر

"اپوا" کا ترانہ

بوڑھی کو لڑکی بننے کا شوق چرایا ہے ۔ اپنا تھا پہلے جو بھی وہ کب کا پرایا ہے
میک اپ سے آج حسنِ عجوزہ سوایا ہے ۔ میڈم جو نیر سے ساتھ ہے ، میڈم کا نایا ہے
باتیں جو کی ہیں آپ نے ویمنز فورم میں ۔ نسواں کی حریت میں ترا پنا ؟ پرایا ہے
سر کا دوپٹہ ! سر سے تو کاٹے گئے ہیں بال ۔ چٹیا ہو چنری ، یہ تو قدامت کا سایہ ہے
چلنا ہے عورتوں کو زمانے کے ساتھ ساتھ ۔ مردوں نے ایک عرصہ سے حق ان کا کھایا ہے
اب تو نہیں چلے گی یہ مردوں کی مردمی ۔ اب ان کے دل و دماغ پہ میرا ہی سایا ہے
کتے کے اشتہار سے "سرخی" کی ایڈ تک ۔ عورت چمک رہی ہے تو عورت ہی "چھایا" ہے
حقوقِ زناں کا دعویٰ جو کرتی ہیں میڈمال ۔ فہرست ان حقوق کا ہم کو سنایا ہے
عورت جو نکلے گھر سے تو آئے نہ رات تک ۔ خاوند کرے گا پیش جو پکا پکایا ہے
جچتے ہیں سوٹ میرے اب اتنے ہی رنگ میں ۔ زیور بنا کے دو گے جو تم نے کمایا ہے
پچولمانہ جھونکوں میں تو کبھی بھی "نوازیا" ۔ باندی نہیں جو داسے جھاڑو کے لایا ہے
خدمت تمہارے مادر و فادر کی ہم کریں ۔ کافی "سجا دیا" ہے جو گھر کو سجایا ہے
ہم نے اتار پھینکا ہے جُوا غلامی کا ۔ آموختہ سنو تو جو ہم کو پڑھایا ہے
شام مزاح "دی جنگ" کی ہر شام ہو تو وا ۔ مجھ کو وصالِ یار کا مژدہ سنایا ہے
ہر روز میری "ایکٹیو یٹی" پینج ہوتی ہے ۔ ہسبنڈ میرا ڈیڈی عجیب لایا ہے
القصہ یہ معاشرہ مس فٹ ہے بور ہے ۔ ہم کو پسند وہ ہے جو ہم نے بنایا ہے

تتلی بنوں اڑتی پھروں مست گگن میں
آج میں آزاد ہوں اپنے وطن میں